وجودِ حجتؑ

آخری قسط

آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء سید علی نقی نقوی صاحب قبلہ طاب ثراہ

(۱۸)

ابن مسعود کی روایت لا تذهب الدنيا حتى يَمْلِکَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِيْ۔

''دنیا فنا نہیں ہوسکتی تاوقتیکہ حکومت عرب کا مالک ایک شخص ہو میرے اہلبیت میں سے جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔''

حافظ گنجی لکھتے ہیں: قَالَ الْحَافِظُ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ وَفِيْ الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ۔ ''ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس مضمون کی روایت علی اور ابوسعید خدری، ام سلمہؓ وابوہریرہ سے بھی مذکور ہے۔ (کتاب البیان ص۹) ایک دوسرے طریق سے اس حدیث کونقل کرنے کے بعد لکھا ہے۔

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ فِيْ سُنَنِهٖ۔ (کتاب البیان، ص۱۰/نورالابصار شبلنجی، ص۱۵۵)

علامہ ابن حجر نے اس روایت کو احمد وابوداوٗد وترمذی سے نقل کیا ہے۔ (صواعق محرقہ، ص۱۰۰) حافظ سیوطی نے کتاب الصحاح والحسان میں اس روایت کو حسان کے ذیل میں درج کیا ہے۔

(۱۹)

ثوبان کی روایت: ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّوْدُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَيَقْتُلُوْنَكُمْ قَتْلًا لَمْ يَقْتُلْهُ قَوْمٌ ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا لَا اَحْفَظُهٗ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَبَايِعُوْهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ فَاِنَّ خَلِيْفَةَ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ۔

''پھر سیاہ عالم مشرق کی طرف سے ظاہر ہوں گے اور اس طرح تم لوگوں کو قتل کریں گے کہ کسی نے قتل نہ کیا ہوگا پھر کچھ کہا جو راوی کا بیان ہے مجھ کو یاد نہیں رہا اس کے بعد فرمایا کہ جب تم اس کو دیکھنا تو اس کی بیعت کرنا اس لئے کہ وہی خلیفۂ خدا مہدی ہوگا۔''

حافظ گنجی لکھتے ہیں: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اَخْرَجَهُ الْحَافِظُ اِبْنُ مَاجَةَ الْقَزْوِيْنِيُّ فِيْ سُنَنِهٖ كَمَا سُقْنَاهُ۔

دوسری روایت میں درمیانی فقرہ مذکور ہے کہ ثُمَّ يَجِيْءُ خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ فَاْتُوْهُ فَاِنَّهٗ خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ۔

''پھر خلیفۂ خدا مہدی آئیں گے تو جب تم ایسی بات سننا فوراً ان کے پاس جانا کیونکہ وہ حقیقۃً خلیفہ خدا مہدی ہوں گے۔'' (کتاب البیان، ص۱۹)

اسی حدیث سے ملتی جلتی حدیث نورالابصار شبلنجی ص ۱۵۴ر میں بھی درج ہے۔ حافظ ابن ماجہ والی حدیث سنن ابن ماجہ (ج ۲ ص ۲۶۹) میں موجود ہے۔

علامۂ سندی نے اس روایت کے متعلق لکھا ہے: کَذَا ذَکَرَہ السُّیُوْطِیْ وَفِیْ الزَّوَائِدِ ھٰذَا اِسْنَادٌ صَحِیْحٌ رِجَالَہ ثِقَاۃ وَرَوَاہُ الْحَاکِمُ فِیْ الْمُسْتَدْرَکِ وَقَالَ صَحِیْحٌ عَلیٰ شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ۔ ''اس کو سیوطی نے بھی اس صورت پر درج کیا اور زوائد میں لکھا ہے کہ یہ سند صحیح ہے اور اس کے راوی سب ثقہ ہیں اور اس روایت کو حاکم نے مستدرک میں بھی درج کیا ہے اور کہا کہ یہ امام بخاری ومسلم دونوں کے شرائط کے موافق صحیح ہے۔''

(۲۰)

ابوسعید خدری کی روایت: اَلْمَھْدِیُّ مِنِّیْ اَجْلٰی الْجَبْھَۃِ اَقْنیٰ الْاَنْف یَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطاً وَعَدْلاً کَمَا مَلأَجَوْرًا وَظُلْماً۔

''مہدی مجھ سے ہوگا۔ کشادہ پیشانی اور بلند بینی، وہ زمین کو ظلم وجور کے بجائے عدل وانصاف سے مملو کر دے گا۔''

حافظ گنجی کا بیان ہے: ھٰذا حَدِیْثٌ ثَابِتٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اَخْرَجَہُ الْحَافِظُ اَبُوْ دَاؤُدَ السِّجِسْتَانِیُّ فِیْ صَحِیْحِہٖ کَما سُقْنَاہ وَرَوَاہ غَیْرُہُ مِنَ الْحُفَّاظِ کَالطَّبَرَانِیِّ وَغَیْرِہٖ۔　(کتاب البیان، ص ۳۳)

شبلنجی نے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے: قَالَ التِّرْمِذِیُّ حَدِیْثٌ ثَابِتٌ صَحِیْحٌ وَرَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِیْ مُعْجَمِہٖ وَغیرہ۔ (نورالابصار، ص ۱۵۴) اور حافظ سیوطی نے بھی کتاب الصحاح والحسان میں اس روایت کو حسان کے ذیل میں درج کیا ہے۔

(۲۱)

حذیفہ کی روایت: لَوْ لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا یَوْمٌ وَاحِدٌ لَبَعَثَ اللّٰہُ فِیْہِ رَجُلاً اِسْمُہُ اِسْمِیْ وَخُلْقُہُ خُلُقِیْ یُکْنیٰ اَبَا عَبْدِاللّٰہِ یُبَایِعُ لَہُ النَّاسُ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ یَرُدُّ اللّٰہُ بِہِ الدِّیْنَ وَیَفتحُ لَہُ فُتُوْحٌ فلَایَبْقیٰ عَلیٰ ظَھْرِ الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ یَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَقَامَ سَلْمَانُ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ مِنْ اَیِّ وُلْدِکَ ھو قال مِنْ وُلْدِ ابْنِیْ ھٰذَا وضَرَبَ بِیَدِہٖ عَلَی الْحُسَیْنِ۔

''حضرتؐ نے فرمایا اگر دنیا کی زندگی کا ایک دن سے زیادہ نہ باقی ہو تب اُسی ایک دن میں خدا ایک شخص کو مبعوث کرے گا جس کا نام میرا نام اور اخلاق میرے اخلاق کے ایسے ہوں گے، اس کی کنیت ابوعبداللہ ہوگی، لوگ اس کی بیعت رکن ومقام کے درمیان میں کریں گے، خدا اس کے باعث سے دین کو پلٹا دے گا اور بہت سے ملک فتح ہوں گے اور روئے زمین پر کوئی نہ رہے گا جو لا الہ الا اللہ نہ کہتا ہو، سلمان نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ وہ آپ کے کس فرزند کی نسل سے ہوگا، حضرت نے فرمایا اس میرے بچے کی اولاد میں سے اور اپنا ہاتھ امام حسینؑ کے ہاتھ پر رکھا۔''

حافظ گنجی نے اس روایت کے بعد لکھا ہے: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ رَوَیْنَاہُ عَالِیاً بِحَمْدِ اللّٰہِ۔

(کتاب البیان، ص ۴۳)

(۲۲)

عبداللہ بن عمر کی روایت: يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ عَلٰى رَأْسِهٖ غَمَامَةٌ فِيهَا مُنَادٍ يُنَادِيْ هٰذَا الْمَهْدِيُّ خَلِيفَةُ اللّٰهِ فَاتَّبِعُوْهُ۔

''مہدی ظاہر ہوں گے اس صورت سے کہ ان کے سر پر ایک ابر ہوگا جس میں سے ایک منادی پکارتا ہوگا یہ مہدی خلیفۂ خدا ہیں ان کا اتباع کرو۔''

حافظ گنجی لکھتے ہیں: هٰذا حَدِيْثٌ حَسَنٌ مَا رَوَيْنَاهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ اَخْرَجَهُ أَبُو نُعَيْمٍ فِيْ مَنَاقِبِ الْمَهْدِيِّ۔

(کتاب البیان، ص ۴۵)

(۲۳)

عبداللہ بن عمر کی دوسری روایت: يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ وَعَلٰى رَأْسِهٖ مَلَكٌ يُنَادِيْ أَنَّ هٰذَا الْمَهْدِيُّ فَاتَّبِعُوْهُ۔

''اور مہدی ظاہر ہوں گے اس طرح کہ ان کے سر پر ایک ملک ہوگا جو پکارتا ہوگا کہ یہ مہدی ہیں ان کا اتباع کرو۔''

حافظ گنجی لکھتے ہیں: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ رَوَتْهُ الْحُفَّاظُ وَالْاَئِمَّةُ مِنْ اَهْلِ الْحَدِيْثِ كَأَبِيْ نُعَيْمٍ وَالطَّبْرَانِيِّ وَغَيْرِهِمَا۔ (ص ۴۶)

(۲۴)

امیر المومنین حضرت علیؑ کی روایت: اِذَا نَادٰى مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ اَنَّ الْحَقَّ فِيْ اٰلِ مُحَمَّدٍ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَظْهَرُ الْمَهْدِيُّ۔

''جب منادی آسمان سے ندا کرے کہ حق آل محمدؐ میں ہے اس وقت مہدی کا ظہور ہوگا۔''

رَوَاهُ الْحَافِظُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ وَاَخْرَجَهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِيْ مَنَاقِبِ الْمَهْدِيِّ۔ (کتاب البیان، ص ۴۶)

(۲۵)

حضرت علیؑ کی روایت: اِذَا قَامَ قَائِمٌ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ اللّٰهُ اَهْلَ الْمَشْرِقِ وَاَهْلَ الْمَغْرِبِ۔

''جب قائم آل محمدؐ کا ظہور ہوگا تو خدا اہل مشرق واہل مغرب کو (ایک رایت کے نیچے) جمع کردے گا۔ اخرجه ابن عساکر۔ (صواعق محرقہ، ص ۱۰۱)

سابقہ روایات سے جو مستند کتب وجوامع حدیث میں مندرج ہیں یہ امر پایۂ تحقیق کو پہنچ گیا کہ امام مہدی کا نام جناب رسالتمآبؐ کے نام سے متحد ہوگا۔ ان میں صریحی طور پر بتلایا گیا ہے کہ یواطئ اسمه اسمی وہ میرا ہم نام ہوگا۔''

اس کے ساتھ بعض روایات میں یہ ضمیمہ پایا جاتا ہے کہ ''واسمه ابا اسم ابی'' اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کی طرح ہوگا۔ اور اس طرح امام مہدی کو محمد بن عبداللہ ہونا چاہئے لیکن اصول درایت ورجال پر جانچنے کے بعد یہ زیادتی بے حقیقت ثابت ہوتی ہے چنانچہ حافظ گنجی نے بہت کافی بحث کے ساتھ اس حقیقت کو روشن کردیا، وہ لکھتے ہیں:

زَادَ زَائِدَةُ فِيْ رِوَايَتِهٖ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ طَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ رَجُلًا مِنِّيْ اَوْ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اِسْمُهُ اِسْمِيْ وَاِسْمُ اَبِيْهِ اِسْمَ أَبِيْ يَمْلَأُ

الْاَرْضَ قِسطاً وَعَدْلاً كَما مَلأَتْ جَوْرًا وَظُلماً قلت وَقَدْ ذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ الْحَدِيْثَ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ وَاسْمُ اَبِيْهِ اِسْمَ اَبِيْ وَذَكَرَهُ اَبُوْدَاوُدَ فِيْ مُعْظَمِ رِوَايَاتِ الْحُفَّاظِ وَالثِّقَاتِ مِنْ نَقَلَةِ الاَخْبَارِ اِسْمُهُ اِسْمِيْ فَقَطْ وَالَّذِيْ رَوَاهُ وَاسْمُ اَبِيْهِ اِسْمَ اَبِيْ فَهُوَ زَائِدَةُ وَهُوَ يَزِيْدُ فِيْ الْحَدِيْثِ۔

''زائدہ نے اس روایت میں یہ فقرہ زیادہ کیا ہے کہ 'اس کے باپ کا نام میرے باپ کا سا ہوگا' لیکن حافظ ترمذی نے جو اس حدیث کو ذکر کیا ہے اس میں اس فقرہ کا پتہ نہیں ہے اور ابوداؤد نے بھی اکثر حفاظ وثقات اخبار کے جو روایات نقل کئے ہیں ان میں بس واسمہ اسمی کا فقرہ ہے، اس دوسرے فقرہ کو جس نے نقل کیا ہے وہ زائدہ ہے اور اس کی عادت تھی کہ وہ احادیث میں زیادتی کر دیا کرتا تھا۔''

پھر روایت کے معنی میں تاویل کے طور پر کچھ توجیہات ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے:

وَهَذا كُلُّهُ تَكَلُّفٌ فِيْ تَاْوِيْلِ هَذِهِ الرِّوَايَةِ وَالْقَوْلُ الْفَصْلُ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ الإِمَامَ اَحْمَدَ مَعَ ضَبْطِهِ وَاِتْقَانِهِ يَرْوِيْ هَذَا الْحَدِيْثَ فِيْ مُسْنَدِهِ فِيْ عِدَّةِ مَوَاضِعَ واسمُهُ اِسْمِي أَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ الْعَلَّامَةُ حُجَّةُ الْعَرَبِ شَيْخُ الشُّيُوْخِ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْمُحْسِنِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ اَخبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ مُحَمَّدٍ الْحَرْبِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُوْالْقَاسِمِ بْنُ الْحُصَيْنِ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُذَهَبِ اَخبَرَنَا ابْنُ حَمْدَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيىٰ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا وَلا تَنْقَضِيْ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اِسْمُهُ اِسْمِيْ وَجَمَعَ الْحَافِظُ اَبُوْ نُعَيْمٍ طُرُقَ هَذَا الْحَدِيْثِ عَنْ الجَمِّ الْغَفِيْرِ فِيْ مَنَاقِبِ المَهْدِيِّ كُلُّهُمْ عن عاصِمِ بْنِ اَبِيْ النَّجُوْدِ عَنْ ذَرٍّ عن عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَمِنْهُمْ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كَما اَخْرَجْناه وطُرُقُهُ عَن سفيانَ بِطُرُقٍ شَتّٰى ومنهم قَطْرُ بْنُ خليفَةَ وَطُرُقُهُ عنه بِطُرُقٍ شَتّٰى ومنهم الاعمَشُ وطُرُقُه عنه بِطُرُقٍ شَتّٰى ومنهم ابو اسحٰق سليمانُ بنُ فيروزَ الشَّيْبَانِيُّ وطُرُقُهُ عنه بِطُرُقٍ شَتّٰى ومِنْهُمْ حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو ومنهم سفيانُ الثورِيُّ وطُرُقُه عَنه بطُرُقٍ شَتّٰى وَمنهم شُعْبَةُ وطُرُقُهُ عنه بطُرُقٍ شَتّٰى ومنهم واسِطُ بْنُ الحٰرِثِ ومنهم يزيدُ بنُ مُعاوِيةَ ابو شَيْبَةَ له فى طَرِيقَتَانِ ومنهم سليمانُ قرم وطُرُقُه عنه بِطُرُقٍ شَتّٰى ومنهم جَعْفَرُ الاحمر وَقيس بنُ الربيع وسليمانُ بْنِ قَرْمٍ واَسْبَاطُ جَمَعَهم فى سَنَدٍ وَاحِدٍ ومنهم سَلَّامُ ابو المُنْذِرِ ومنهم أَبُوْ شِهَابٍ مُحَمَّدُ بْنُ ابراهيمَ الكِنَانِيُّ وطُرُقُهُ عنه بطُرُقٍ شَتّٰى ومنهم عُمَرُ بنُ عبيدٍ الطَّنَافُسِيُّ وَطُرُقُه عنه بطُرُقٍ شَتّٰى ومنهم عثمانُ بنُ شَبْرَمَةَ وطُرُقُهُ عنه بِطُرُقٍ شَتّٰى وذكر سَنَداً وقال فيه حَدَّثَنَا ابو غَسَّانَ حَدَّثَنَا قَيْس ولم يَنْسِبْهُ ومنهم عَمْرُ وبنُ قيسٍ المَلائِ

ومنهم عَمَّارُ بنُ زُرُيقٍ ومنهم عبدُاللّٰهِ بنُ حكيم بن جُبَيْرٍ الاَسَدِيُّ ومنهم عُمَيْرُ بنُ عبدِاللّٰهِ بنِ بَشَرٍ ومنهم ابوالاَحْوَصِ ومنهم سَعْدُ بْن الحَسَنِ بنِ اختٍ ثَعْلَبَةَ ومنهم مَعَاذُ بنُ هِشَامٍ قال حَدَّثَنِيُ أَبِيُ عن عاصمٍ ومنهم يُوْسَفُ بنُ يُوْنَسَ ومنهم غالِبُ بنُ عُثْمانَ ومنهم حَمْزَةُ الزيّاتُ ومنهم شَيْبَانُ ومنهم الحَكَمُ بنُ هِشام ورَوَاه غيرُ عاصمٍ عن زَيْدٍ وهو عَمْرُ وبنُ بَرَّةَ عن زَيْدٍ كُلُّ هؤلاءِ روى اسمه اسمى اِلَّا ما كَانَ عن عبيدِاللّٰهِ بن مُوْسى عن زائدةَ عن عَاصِم فانه قال واسمُ اَبيه اسمَ ابى ولا يَرْتَابُ اللبِيْبُ أَنَّ هذه الزِّيادَةَ لَا اِعْتِبَارَ بِها مَعَ اجتِمَاعِ هَؤلاءِ الْاَئِمَّةِ عَلىٰ خِلَافِهَا۔

''واقعہ یہ ہے کہ تاویلات تکلف سے خالی نہیں ہیں اور فیصلہ کن بات تو یہ ہے کہ امام احمد نے باوجود کمال ضبط واتقان کے اس حدیث کو اپنے مسند میں چند جگہ نقل کیا ہے اوراس میں اتنا ہی ہے کہ وَاِسمُهُ اِسمِی وہ میرا ہم نام ہوگا۔''

اور اس کی روایت ہمیں اپنے اسناد خاص سے بھی حاصل ہے جس کی لفظیں یہ ہیں کہ لا تَذْهَبُ الدنيا يا لا تَنْقَضِي الدنيا حتىٰ يَمْلِکَ العربَ رجلٌ من اهلِ بيتي يواطِئُ اسْمُهُ اسْمِيُ۔ اور حافظ ابونعیم نے اپنی کتاب مناقب المهدی میں اس حدیث کے طرق کو ایک جم غفیر اور کثیر تعداد میں مشائخ واصحاب حدیث سے جمع کیا ہے جن کی متفقہ طور پر انتہا عاصم بن ابی النجود اوران کے بعد زر اور پھر عبداللہ بن مسعود اوران کے واسطہ سے جناب رسالتمآبؐ پر ہے اُن مشائخ کی فہرست یہ ہے:

سفیان بن عنیہ، قطر بن خلیفہ، اعمش، ابواسحق سلیمان بن فیروز شیبانی، حفص بن عمر، سفیان ثوری، شعبہ، واسط بن حرث، ابوشیبہ، یزید بن معاویہ، سلیمان قرم، جعفر احمر، قیس بن ربیع، اسباط، سلام ابومنذر، ابوشہاب محمد بن ابراہیم کنانی، عمر بن عبید طنافسی، ابوبکر ابن عیاش، عثمان بن شبرمۃ، قیس، عمر بن قیس ملائی، عمار بن زریق، عبداللہ بن حکیم بن جبیر اسدی، عمیر بن عبداللہ بن بشر ابوالاحوص، سعد بن حسن بن اخت ثعلبہ، معاذ بن ہشام، یوسف بن یونس، غالب بن عثمان، حمزۃ الزیات، شیبان، حکم بن ہشام۔

ان سب نے یہ روایت اسی طرح نقل کی ہے کہ اسمی اسمی بس ایک طریق ہے جو عبداللہ بن موسیٰ اور پھر زائدہ اوران کے واسطہ سے عاصم پر مشتمل ہے اس میں یہ ہے کہ و اسم ابیہ اسم ابی اور کسی عاقل شخص کو اس میں شبہہ نہیں ہوسکتا کہ اس زیادتی کا کوئی اعتبار نہیں ہے جب کہ اتنے بڑے بڑے ائمہ حدیث اس کے خلاف متفق ہیں۔''

درحقیقت چونکہ خلفائے بنی عباس کے بعض خوشامدی ہواخواہوں نے بہت سے احادیث کو جن میں مہدی کا وصف آیا ہے۔ منصور دوانیقی کے بیٹے مہدی عباسی پر منطبق کرنا چاہتا تھا اور وہ ان احادیث کی موافقت سے اس کے عدل وانصاف اورامن وامان کو سراہتے تھے تو اس غرض کو پوری طرح حاصل کرنے کے لئے روایت کے اندر اضافہ کی

ضرورت محسوس کی گئی اور وَاسمُ اَبِیْهِ اِسمُ اَبِیْ کا فقرہ بڑھا کر روایت کو بالکل منطبق بنا دیا گیا۔ کیونکہ مہدی عباسی کا نام محمد بن عبداللہ المنصور ہے لیکن تفحص و تحقیق کے جھونکے اس قسم کی کارروائیوں کو تارِ عنکبوت کی طرح پراگندہ کر دینے کے ذمہ دار ہیں۔

عیسیٰؑ بن مریم اور مہدیؑ موعود

مذکورۂ بالا احادیث متفقہ طور سے اس امر کو بتلا رہے ہیں کہ مہدی آخر الزماں نسبی اعتبار سے جناب رسالتمآبؐ کی عترت و اہلبیت میں سے اور اسی طرح یقیناً فاطمی النسل ہوں گے اور اسی سے ظاہر ہے کہ عیسیٰ بن مریم جن کے زمین پر اترنے کی پیشین گوئی بھی متواتر احادیث میں موجود ہے وہ مہدی موعود کے علاوہ ہیں اور ان دونوں میں کوئی تعلق نہیں ہے۔''

اس کے ساتھ جب اُن احادیث پر نظر کی جاتی ہے کہ جن میں عیسیٰؑ بن مریم کا امام مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑھنا مذکور ہے تو یہ حقیقت اور بھی زیادہ صاف و روشن ہو جاتی ہے۔

چنانچہ دو حدیثیں اس مضمون کی سابقہ فہرست میں درج ہو چکی ہیں:

۱۔ مِنَّا الذی یُصَلِّیْ عِیسی بْنُ مَرْیَمَ خَلْفَهٗ۔

۲۔ مِنَّا مَهْدِیُّ الاُمَّةِ الذِیْ یُصَلِّیْ عِیْسی خَلْفَهٗ۔

اس کے علاوہ

تیسری حدیث

نافِعٌ مَوْلٰی اَبِیْ قَتَادَةَ الاَنْصارِیُّ اَنَّ اَبا هُرَیْرَةَ قال قال رسولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ علیه وسَلَّمَ کَیْفَ انتُمْ اِذَا نَزَلَ ابنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وامَامُکُمْ مِنْکُمْ۔

''ابوہریرہ کی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا صورت حال ہوگی تمہاری اس وقت جب عیسیٰ بن مریم اُتریں گے اور پیشوا تمہارا اس وقت تمہیں میں سے ہوگا۔

حافظ گنجی لکھتے ہیں: هَذا حدیثٌ حسنٌ مُتَّفَقٌ علی صِحّتِهٖ من حَدِیْثِ مُحَمَّدِ بنِ شَهابِ الزُهْرِیِّ رَوَاه البُخَارِیُّ و مُسْلِمٌ فی صَحِیْحَیْهِمَا کَمَا اَخْرَجْنَاهُ۔

''اس حدیث کی صحت پر اجماع ہے اور اس کو بخاری و مسلم دونوں نے اپنی صحیحوں میں درج کیا ہے۔
(کتاب البیان، ص ۲۷)

چوتھی حدیث

جابر بن عبداللہ کی روایت لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ من اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ علی الحقّ ظَاهِرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ القِیامةِ قَالَ فَیَنْزِلُ عِیْسی بْنُ مَرْیَمَ فَیقولُ أمیرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ بِنَا فَیقولُ لَا اِنّ بَعْضَکُمْ عَلَی بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَکْرِمَةُ اللّٰهِ هٰذِهِ الامّةَ۔

''میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ قیامت تک حق پر قائم رہے گی اور اس سلسلہ میں جہاد کرتی ہوگی۔ عیسیٰ بن مریم آسمان سے اتریں گے تو اس وقت مسلمانوں کا حاکم و پیشوا ان سے کہے گا کہ آیئے آپ ہم کو نماز پڑھایئے، وہ کہیں گے کہ نہیں، یہ اس امت کا اعزاز ہے خدا کی جانب سے اس امت کا امام و پیشوا اسی امت میں سے ہو سکتا ہے، غیر نہیں ہو سکتا۔''

حافظ گنجی نے کہا ہے: هَذا حَدِيثٌ حَسَنٌ صحيحٌ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِی صَحِیْحِهٖ کماسُقْنَاہ۔

(کتاب البیان، ص ۲۸)

ان دونوں حدیثوں میں اگرچہ امام کا نام نہیں لیا گیا ہے لیکن یہ صاف ظاہر ہے کہ عیسیٰ بن مریم مہدی نہیں ہیں کہ جو اسی امت کی فرد اور اولادِ حضرت رسولؐ میں سے ہوں گے اور نیز یہ کہ عیسیٰ اس امت کے پیشوا و امام بن کر نہیں آئیں گے لہٰذا وہ مہدی نہیں ہو سکتے کہ جنھیں اس امت کی امامت و پیشوائی کا درجہ حاصل ہے۔

علامہ ابن حجر نے اس روایت کو جس طرح نقل کیا ہے اس میں نام بھی موجود ہے، وہ لکھتے ہیں: صَحَّ مَرْفوعاً يَنْزِلُ عِيسى بْنُ مَرْيَمَ فيقولُ اميرُهم المَهْدِیُّ تَعَالَ صَلِّ بِنَا فيقولُ لا اِنَّ بَعْضَكُم أئِمَّةٌ عَلیٰ بعضٍ تكرمَةُ اللّٰهِ لهذه الامة۔ (صواعق محرقہ، ص ۱۰۰)

اور بالکل اسی کے مطابق اسعاف الراغبین علامہَ صبان میں بھی موجود ہے۔

(حاشیۂ نور الابصار، ص ۱۳۶)

حافظ گنجی نے بھی کتاب البیان ص ۴۰ میں اس حدیث کو درج کیا ہے اور لکھا ہے: هذا حديثٌ حَسَنٌ رواه الحٰرِثُ بنُ أبِی أُسَامَةَ فِی مُسْنَدِهٖ وَرَوَاهُ الحافِظُ اَبو نَعيمٍ فی مَنَاقِبِ المَهْدِیّ كَمَا اَخْرَجْنَاهُ وسُقْنَاه عالياً۔

پانچویں حدیث

حذیفہ کی روایت: فَيَلْتَفِتُ المَهْدِیُّ وَقَدْ نَزَلَ عيسىٰ بنِ مريمَ كَانَّمَا يَقْطُرُ مِنْ شَعْرِهٖ الماءُ فيقولُ المهدِیّ تَقَدَّمْ صَلِّ بالناسِ فيقولُ عِيسیٰ انّما اقيمت الصّلواة لک فيصلی عيسى خلفَ رجل من ولدی فاذا صليت قام عيسى حتى جَلَسَ فی المَقَامِ فيبَايِعُهُ۔

''حضرت رسولؐ فرماتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم کے نزول کے موقع پر مہدی ان کی طرف متوجہ ہوں گے اور کہیں گے کہ بڑھیے لوگوں کو نماز پڑھائیے، عیسیٰ جواب دیں گے کہ نہیں یہ نماز تو آپ سے مخصوص ہے، آخر عیسیٰ میرے فرزند کے پیچھے نماز پڑھیں گے، نماز کے بعد عیسیٰ مقام ابراہیم میں آئیں گے اور وہاں مہدی سے بیعت کریں گے۔''

اس روایت کی حافظ ابونعیم نے مناقب المہدی میں تخریج کی ہے۔ (کتاب البیان، ص ۲۹-۲۸)

علامہ ابن حجر نے بھی اس حدیث کو طبرانی کے حوالے سے نقل کیا ہے اور لکھا ہے وفی صحيحِ ابْنِ حِبّانِ فی اِمَامَةِ المَهْدِیِّ نَحْوَهُ۔ ''اس کے مثل روایت صحیح ابن حبان میں باب امامت مہدی میں موجود ہے۔''

(صواعق محرقہ، ص ۱۰۱)

اور اسی کے موافق اسعاف الراغبین (حاشیہ ص ۱۳۶) میں بھی مذکور ہے۔

ان احادیث کا تواتر اور اجماع امت

علامہ ابن حجر لکھتے ہیں:

قَدْ تَوَاتَرَتْ الاَخْبَارُ واَستَفَاضَتْ بِكَثْرَةِ رُوَاتِهَا

عَنِ المُصْطَفٰی صَلَیٰ اللّٰہُ عَلَیہِ وسَلَّمَ بخُرُوْجِہٖ وانَّہ مِنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ وانہ یَمْلِکُ سَبعَ سِنِیْنَ وَانّہ یَمْلأُ الْاَرْضَ عَدْلاً وَاِنَّہ یَخْرَجُ مَعَ عِیسیٰ عَلَیٰ نَبِیِّنَا وعلیہِ افضلُ الصلواۃِو السلامُ فیُسَاعِدُہٗ عَلیٰ قَتْلِ الدَجّالِ بِبَابِ لَدّ بِاَرْضِ فِلسطینَ وانہ یَؤُمَّ ھذہِ الامۃَ ویُصَلّیٰ عِیسیٰ خَلْفَہٗ۔

''یہ احادیث جناب رسالتمآبؐ سے رواۃ کی کثرت کے باعث حد تواتر واستفاضہ پر پہنچ گئے ہیں کہ امام مہدی ظہور کریں گے اور وہ حضرتؐ کی نسل سے ہوں گے اور وہ زمین کو عدل وانصاف سے مملو کردیں گے اور وہ عیسیٰ کی معیت میں جہاد کے لئے نکلیں گے اور دجال کے قتل میں باب لد پر جو ملک فلسطین میں ہے عیسیٰ کی مدد کریں گے اور وہ اس امت کی امامت کو انجام دیں گے اور عیسیٰ ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔'' (صواعق محرقہ،ص ۱۰۲)

علامہؒ صبان نے بعینہٖ اسی عبارت کو تائیدی حیثیت سے نقل کیا ہے۔ (اسعاف الراغبین، حاشیہ،ص ۱۴۰)

علامہ شبلنجی نے لکھا ہے:

تَوَاتَرَتِ الْاَخْبَارُ عَنِ النَبِی صَلّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ انہ مِنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَانہ یَمْلأُ الارضَ عَدْلاً وَتَوَاتَرَتِ الاَخْبَارُ علی انہُ یُعَاوِنُ عِیسیٰ عَلیٰ قَتْلِ الدَجّالِ بباب لُدّبِاَرْضِ فِلِسْطِیْنَ الشامَ۔

''احادیث اس امر کے متعلق جناب رسالتمآبؐ سے متواتر ہیں کہ مہدی حضرت کے اہلبیت میں سے ہیں وہ زمین کو عدل وانصاف سے مملو کردیں گے نیز یہ امر بھی متواتر ہے کہ وہ عیسیٰ کی مدد کریں گے دجال کے قتل میں جو باب لد پر ملک فلسطین میں واقع ہوگا۔'' (نور الابصار،ص ۱۵۵)

اور حافظ گنجی نے لکھا ہے:

ھٰذِہِ الاخبارُ مِمَّاثَبتَ طُرُقُھا وصِحّتُھا عندَ اَھْلِ السُنّۃِ وکَذٰلِکَ تَرْوِیْھا الشِیْعَۃُ علی السَّوآیِٔ فَھٰذَا ھُوَ الاِجْمَاعُ من کَافَّۃِ أھْلِ الاسلامِ اِذا مِنْ عَدَاالشِیْعَۃ والسنَّۃِ مِن الفِرَقِ فَقَوْلُہٗ سَاقِطٌ مَرْدُوْدٌ وَحشُوْ مُطْرَحٌ فَثَبَتَ أنَّ ھَذٰا اِجْمَاعُ کَافَّۃِ اَھْلِ الاِسْلَامِ۔

''یہ احادیث ایسے ہیں جن کے طرق اور ان کی صحت اہلسنت کے نزدیک ثابت ہوگئی ہے اور اسی طرح ان کو شیعہ بھی متفقہ طور پر روایت کرتے ہیں، اس طرح تمام مسلمانوں کا اجماع ثابت ہوا اس لئے کہ شیعہ اور اہلسنت کے علاوہ دوسرے فرقہ جو ہیں ان کا قول درجۂ اعتبار سے ساقط اور بالکل بے وقعت ہے۔ معلوم ہوا کہ اس مسئلہ پر تمام اہل اسلام کا اجماع ہے۔ (کتاب البیان،ص ۲۹)

مرزا صاحب قادیانی کے دعاوی

ان تمام مسلّمہ احادیث کی موجودگی میں جو قرآن کریم کی کسی تصریح کے خلاف بھی نہیں ہیں کسی ایسے دعوے کا سد باب ہونا چاہئے جو مہدویت ومسیحیت کے بارے میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان صریحی پیشین گوئیوں کے خلاف ہو لیکن افسوس ہے کہ ان کے باوجود بھی ایسے دعاوی کا سد باب نہ ہوسکا۔

مرزا غلام احمد صاحب جن کی مظہریت کا شرف خطۂ قادیان پنجاب کو حاصل ہے انھوں نے بوقت واحد مہدویت وعیسویت دونوں کا ادعا کرکے کوس لِمَنِ الْمُلْکِ بجایا اور نصاریٰ کے توحید فی التثلیث کے گورکھ دھندے کی طرح دو کو ایک ماننے کی طرف بڑے زور وشور سے دعوت دی۔

اور لطف یہ ہے کہ خود ان کو ایک مدت تک نہیں معلوم تھا کہ عیسیٰ میں ہی ہوں اور وہ سمجھتے تھے کہ عیسیٰ آئندہ کسی موقع پر نازل ہوں گے یہاں تک کہ ایک مرتبہ خدا نے ان کا نام عیسیٰ بن مریم رکھ دیا۔ چنانچہ وہ اپنی عربی کتاب حمامۃ البشری میں جو میرے پیش نظر ہے تحریر فرماتے ہیں:

کُنْتُ أَظُنَّ بَعْدَ هٰذه التسمِيَةِ أَنَّ الْمَسِيحَ مَوْعُوْدٌ خَارِجٌ وَماكُنْتُ أَظُنُّ انه أَنَاحَتّٰى ظَهَرَ السِرُّ الْمَخْفِيُّ الذِىْ أَخْفَاهُ اللّٰهُ عَلىٰ كَثِيْرٍ مِنْ عِبَادِهٖ اِبْتِلاءً مِنْ عِنْدِهٖ وَسَمَّانِىْ رَبِّىْ عِيْسىٰ بْنَ مَرْيَمَ فِى الْهَامٍ مِنْ عِنْدِهٖ وَقَالَ يَا عِيْسىٰ اِنِّى مُتَوَفِّيْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرُکَ مِنَ الذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الذِيْنَ كَفَرُوْا اِلىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ اِنَّا جَعَلْنٰاکَ عِيْسىٰ بْنَ مَرْيَمَ۔

''میں اپنا نام رسول ہونے کے بعد بھی یہ سمجھتا تھا کہ مسیح موعود آئندہ ظاہر ہوں گے اور مجھے یہ خیال نہ تھا کہ وہ میں ہی ہوں یہاں تک کہ مخفی راز جو خدا نے اپنے بہت سے بندوں پر امتحان کے طور پر مخفی رکھا تھا ظاہر ہوا اور خدا نے ایک الہام کے ذریعہ سے میرا نام عیسیٰ بن مریم رکھا اور ارشاد کیا اے عیسیٰ ہم تمہاری مدت پوری کریں گے اور تمہیں اپنی طرف اُٹھالیں گے اور تم کو پاک کریں گے ان لوگوں سے جنھوں نے کفر اختیار کیا اور تمہارا اتباع کرنے والوں کو قیامت تک کے لئے کافروں پر غالب قرار دیں گے، ہم نے تم کو عیسیٰ بن مریم قرار دیا ہے۔'' (ص ۸)

یہ عجیب لطیفہ ہے کہ کسی کا نام رکھتے ہوئے اس کی ماں کا نام بھی زبردستی رکھ دیا جائے تاکہ چاروں چولیں ٹھیک بیٹھیں یہ چونکہ ان احادیث میں کہ جن میں مسیح موعود کا تذکرہ ہے صرف اتنا نہیں ہے کہ عیسیٰ آسمان سے اتریں گے اس طرح آسان تھا کہ ہر ایک شخص جس کا نام عیسیٰ ہو وہ ادعائے مسیحیت کردے بلکہ ان میں عیسیٰ بن مریم کا تذکرہ تھا جو درحقیقت ایک مخصوص ہستی کے سوائے جو دور اول میں گذر چکی کوئی نہیں ہوسکتا۔

مرزا صاحب اگر اپنا نام عیسیٰ رکھ لیتے تو یہ سوال باقی رہ جاتا کہ آپ ابن مریم نہیں ہیں لہٰذا پیشین گوئی غیر منطبق، اس کے لئے انھوں نے سارا پیرا عیسیٰ بن مریم اپنا نام رکھ لیا کہ یہ سوال ہی پیدا نہ ہونے پائے لیکن وہ لوگ جو سخن فہمی کا ملکہ رکھتے اور بات کرنے کا انداز جانتے ہیں۔ انھیں معلوم ہے کہ عیسیٰ بن مریم کی لفظیں اس ہستی کے آنے کی پیشین گوئی ہے جس کا نام عیسیٰ اور جس کی ماں مریم تھی نہ وہ کہ جس کا نام خواہ مخواہ عیسیٰ بن مریم رکھ دیا گیا ہو۔

درحقیقت عیسیٰ بن مریم کی لفظیں اس مخصوص شخص کا پتہ دیتی ہیں جو بنی اسرائیل میں پیغمبر کی حیثیت سے مبعوث ہوچکا ہے اس لئے کہ کوئی دوسرا شخص اگرچہ عیسیٰ اور اس کی ماں کا نام مریم ہو لیکن اس کا انتساب اپنے باپ کی طرف

ہوگا اور یہ بات عیسیٰ اسرائیلی ہی کے ساتھ مخصوص تھی کہ وہ بغیر باپ کے صرف ماں سے پیدا ہوئے اس لئے انتساب ان کا اپنی ماں کی جانب تھا اور وہ عیسیٰ بن مریم کہلاتے تھے، درحقیقت عیسیٰ بن مریم کے آنے کی پیشین گوئی شخص خاص کے متعلق نام ونسب کی خصوصیت کے ساتھ تعیینی طور پر ہے نہ یہ کہ کلی حیثیت سے کہ ایک عیسیٰ بن مریم آئے گا تا کہ جو شخص اپنا نام عیسیٰ بن مریم رکھ لے یا اتفاق سے اس کا نام عیسیٰ بن مریم ہو وہ اس کے تحت داخل ہو جائے گا۔

عیسیٰ بن مریم نام ہو چکنے کے بعد بھی خود مرزا صاحب نہ سمجھے کہ مسیح موعود میں ہوں یہاں تک کہ جتنی کسر باقی تھی وہ تیسرے الہام سے پوری ہوئی جس میں آپ کو مسیح موعود کے لقب سے کیا گیا۔ چنانچہ وہ حمامۃ البشریٰ میں فرماتے ہیں کہ ''میں نے دس برس کا عرصہ ہوا اپنی کتاب براہین تصنیف کی اور اس میں اپنے بعض الہامات جو اس وقت ہو چکے تھے درج کئے جن میں سے یہ تھا کہ یَا عِیسیٰ اِنّی مُتَوَفِّیکَ سے ......الخ اس میں خدا نے میرا نام عیسیٰ رکھا پھر دوسرے الہام میں مجھ سے خطاب کر کے کہا ہے اِنّی خَلَقْتُکَ مِنْ جَوْهَرِ عِیسی وَاِنَّکَ وعِیسیٰ مِنْ جَوْهَرٍ وَاحِدٍ۔ میں نے تم کو عیسیٰ کے جوہر سے خلق کیا ہے اور تم اور عیسیٰ ایک جوہر سے ہو۔ ایک الہام میں تمام علماء کو جو میرے خلاف ہیں یہود ونصاریٰ سے تعبیر کیا ہے۔

اس کے بعد دس برس تک مجھ پر ایسے الہامات نہیں ہوئے اور مجھ کو یہ خبر نہ تھی کہ اب اتنی طویل مدت کے بعد میں مامور ہوں گا اور میرا نام مسیح موعود رکھا جائے گا بلکہ میرا خیال تھا کہ مسیح آسمان سے آئندہ نازل ہوں گے جیسا کہ عام مسلمانوں کا خیال ہے لیکن میں اپنے دل میں کہتا تھا کہ آخر خدا نے پے در پے الہامات کو میرا نام عیسیٰ بن مریم کیوں رکھا ہے اور کیوں کہا ہے کہ تم اور عیسیٰ ایک جوہر سے ہو اور کیوں میرے مخالفین کو یہود ونصاریٰ قرار دیا ہے، لیکن ان تمام الہامات کے معنی اب دس برس کے بعد مجھ پر کھلے۔ (یعنی جب میرا نام مسیح موعود قرار دے لیا گیا۔'' (ص ۱۴)

''حافظہ نباشد'' کے مطابق یہ تناقض بھی دیکھنے کے قابل ہے کہ سابقہ عبارت میں صاف موجود ہے کہ عیسیٰ بن مریم نام رکھے جانے والے الہام کے بعد راز پوشیدہ ظاہر ہو گیا اور معلوم ہو گیا کہ عیسیٰ میں ہی ہوں اور اب کوئی عیسیٰ آنے والے نہیں اور اس عبارت میں صاف یہ لکھا ہے کہ اس الہام کے بعد بھی میں سمجھتا رہا کہ میں عیسیٰ مسیح نہیں ہوں اور وہ پھر آنے والے ہیں لیکن دس برس کے بعد یہ راز منکشف ہوا۔

اب ذرا ان پیشین گوئیوں پر ایک نظر ڈالو جو مسیح موعود کے متعلق ہیں اور جن میں ان کا نماز پڑھنا امام مہدی کے پیچھے مذکور ہے اور ان کا کہنا کہ یہ حق اس امت کا ہے کہ اس کے بعض افراد بعض کے امام وپیشوا بنیں تو یہ امر صاف طور سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسیٰ بن مریم یا مسیح موعود امت محمدیہ میں سے کسی شخص کا نام نہیں ہے بلکہ وہ وہی عیسیٰ بن مریم اور مسیح ہیں جن کا دور نبوت رسالت محمدیہ کے ظہور سے ختم ہوا تھا۔

ان تمام احادیث کے خلاف ان کا یہ دعویٰ بھی کہ مہدی وعیسیٰ دو شخص نہیں بلکہ ایک ہی ہیں بالکل پا در ہوا ہے،

انھوں نے مسلمانوں کے متفقہ عقیدہ کا مذاق اُڑاتے ہوئے حمامۃ البشریٰ ص ۴۴ میں لکھا ہے:

اَلْعَجَبُ الاٰخَرُ اِنّهُم يَنْتَظِرُوْنَ المَهْدِیَّ مَعَ اِنهُم يَقْرَأُوْنَ فی صَحِیْحِ ابنِ مَاجَةَ والمُسْتَدْرَكِ حَدِیْثَ لا مَهْدِیّ اِلَّا عِیْسَیٰ وَیَعْلَمُوْنَ أَنَّ الصَحِیْحَیْنِ قَدْ تَرَكَا ذِكْرَهُ لِضُعْفِ أَحَادِیْثَ سَمِعْتُ فِیْ أَمْرِهِ وَیَعْلَمُوْنَ أَنَّ اَحَادِیْثَ ظُهُوْرِ المَهْدِیِّ كُلَّهَا ضَعِیْفَةٌ مَجْرُوْحَةٌ بَلْ بَعْضُهَا مَوْضُوْعَةٌ مَا ثَبَتَ مِنْهَا شَیْئٌ ثُمَّ یُصِرُّوْنَ عَلٰی مَجِیْئِهِ كَأَنَّهُمْ لَیْسُوْا بِعَالِمِیْنَ۔

''تعجب بالائے تعجب یہ ہے کہ یہ لوگ مہدی کے منتظر ہیں حالانکہ وہ صحیح ابن ماجہ اور مستدرک میں اس حدیث کو دیکھتے ہیں کہ مہدی سوائے عیسیٰ کے کوئی نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ صحیحین نے مہدی کا ذکر اسی بناء پر چھوڑا ہے کہ اس بارے میں جتنے احادیث ہیں وہ ضعیف السند اور یہ بھی جانتے ہیں کہ ظہور مہدی کے جتنے احادیث ہیں سب ضعیف اور مجروح بلکہ ان میں سے موضوع ہیں اور کوئی ان میں سے ثابت نہیں ہے پھر یہ لوگ مہدی کے آنے پر اصرار رکھتے ہیں گو یا یہ کچھ جانتے ہی نہیں۔''

حالانکہ جو شخص ظہور حضرت مہدی کے متعلقہ احادیث پر نظر کرے جن کی طویل فہرست سابق میں درج ہو چکی ہے تو معلوم ہوگا کہ ان احادیث میں اکثر صحیح و حسن ہیں جن کا اعتبار پایۂ ثبوت کو پہنچا ہوا ہے اور پھر جب کہ تعداد ان کی اتنی ہے کہ جو حد تواتر کو پہنچی ہے جس کے بعد تحقیق سند کا سوال ہی باقی نہیں رہتا۔

رہ گئی یہ حدیث جس پر ان کا پورا اعتماد معلوم ہوتا ہے کہ لا مهدی الا عیسیٰ وہ بجائے خود پایۂ اعتبار سے ساقط ہے چنانچہ علامہ ابن حجر لکھتے ہیں:

قَالَ الحَاكِمُ اَوْرَدْتُهُ تَعَجُّباً لَا مُحْتَجَّابِهِ وَقَالَ الْبَیْهَقِیُّ تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ وَقَدْ قَالَ الْحَاكِمُ أَنَّهُ مَجْهُوْلٌ وَاخْتُلِفَ عَنْهُ فِیْ اِسْنَادِهِ وَصَرَّحَ النَسَائِیْ بِأَنَّهُ مُنْكَرٌ وَجَزَمَ غَیْرُهُ مِنَ الحُفَّاظِ بِأَنَّ الأَحَادِیْثَ التِیْ قَبْلَهُ اَیْ النَاصَّةُ عَلیٰ أَنّ المَهْدِیَّ مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ أَصَحُّ اِسْنَادٍ۔

''حاکم نے جو اس روایت کو درج کرنے والے ہیں خود لکھا ہے کہ میں نے اسے تعجب کے طور پر نقل کیا ہے نہ اس خیال سے کہ وہ حجت اور قابل عمل ہے اور بیہقی نے کہا ہے کہ اس روایت کے نقل میں محمد بن خالد بن متفرد ہے اور اس کے متعلق حاکم نے کہا ہے کہ وہ مجہول ہے اور اس سے اسناد میں بھی اختلاف ہوا ہے اور نسائی نے کہا کہ وہ منکر اور نا قابل عمل ہے اور دیگر حفاظ حدیث نے یقینی طور سے کہا ہے کہ وہ احادیث جن میں صراحت ہے کہ مہدی اولاد فاطمہؑ میں سے ہوگا زیادہ صحیح السند ہیں۔'' (صواعق محرقہ، ص ۱۰۱)

علامہ ابن صبان نے لکھا ہے:

أَمّا حَدِیْثٌ أَنَّهُ صَلّٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزْدَادُ الْاَمْرُ اِلَّا شِدَّةً وَلَا الدُنْیَا اِلَّا اِدْبَاراً وَلَا النَّاسُ اِلَّا شُحًّا وَلَا تَقُوْمُ الساعَةُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ النَّاسِ وَلَا مَهْدِیَّ اِلَّا عِیْسیٰ بْنُ مَرْیَمَ فَمُتَكَلَّمٌ فِیْهِ۔

''یہ روایت کہ سوائے عیسیٰؑ کے کوئی مہدیؑ نہیں ہے

محل کلام ہے۔''

حافظ کنجی لکھتے ہیں:

مَدَارُ الحَدِیْثِ لَا مَھْدِیَّ اِلَّا عِیسیٰ بْنُ مَرْیَمَ عَلٰی مُحَمّدِ بنِ خَالِدِ الھِنْدِیّ مُؤَذِّنِ الھِنْدِ تَفَرَّدَ بِہٖ عَنْ اَبَانِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ الحَسَنِ قَالَ الشَافِعِیُّ المُطَّلَبِیُّ کَانَ فِیْہِ تَسَاھُلٌ فِیْ الْحَدِیْثِ قُلْتُ قَدْ تَوَاتَرَتِ الاَخْبَارُ وَاسْتَفَاضَتْ بِکَثْرَۃُ رُوَاتِھَا عَنِ المُصْطَفٰی صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَمْرِ المَھْدِیِّ وَاَنَّہٗ یَمْلِکُ سَبْعَ سِنِیْنَ وَیَمْلَأُ الْاَرْضَ عَدْلاً وَأنَّہٗ یَخْرُجَ مَعَ عِیْسَیٰ بْنِ مَرْیَمَ یُسَاعِدِ فِیْ قَتْلِ الدَجَّالِ بِبَابِ لُدِّ بِاَرْضِ فِلِسْطِیْنَ وَأنَّہٗ یَؤُمُّ بِھٰذِہِ الأَمَّۃِ وَیُصَلّٰی عِیسیٰ خَلْفَہٗ فِیْ طُوْلِ مِنْ قِصَّتِہٖ وَاَمْرِہٖ وَقَدْ ذَکَرَ الشَّافِعِیُّ فِیْ کِتَابِ الرِسَالَۃِ و کتابہ اصل نروینہ وَلٰکِنْ یَطُوْلُ ذِکْرُ سَنَدِہٖ قَالَ اِتَّفَقُوْا عَلٰی أنَّ الحَدِیْثَ لَا یُقْبَلُ اِذَا کَانَ الرَاوِیْ مَعْرُوْفاً بِالتَسَاھُلِ فِیْ رِوَایَتِہٖ۔

یہ حدیث کہ لا مھدی الا عیسیٰ اس کا دارومدار محمد بن خالد ہندی پر ہے جو اس کی روایت میں متفرد ہے ابان بن صالح سے اور وہ حسن سے، شافعی مطلبی نے کہا ہے کہ یہ شخص نقل حدیث میں سہل انگاری اور بے پرواہی رکھتا تھا، احادیث جناب رسالتمآبؐ سے مہدی کے متعلق حد تواتر کو پہنچے ہیں اور یہ کہ وہ سات برس سلطنت کریں گے اور زمین کو عدل وانصاف سے مملو کردیں گے اور عیسیٰ بن مریم کے ساتھ ظاہر ہوکر دجال کے قتل میں ان کی مدد کریں گے۔ اور نماز پڑھائیں گے اور عیسیٰ ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے، شافعی نے اپنے رسالہ میں جو مسند ہے اور ہم تک بسند متصل پہنچا ہے جس کے ذکر کا موقع نہیں، کہا ہے کہ یہ امر متفق علیہ ہے کہ حدیث اس وقت قبول نہیں ہوسکتی جب اس کا راوی تساہل اور بے پرواہی میں مشہور ومعروف ہو۔

(کتاب البیان، ص ۴۱)

اس کے بعد حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ حقیقت سے کوسوں دور نظر آتا ہے۔

باب وبہاء کے دعاوی

ایران میں بابی وبہائی تحریک ہندوستان کی قادیانی تحریک کی تقریباً ہمسن یا اس کی بڑی بہن ہے۔

علی محمد شیرازی ملقب بباب اور مرزا حسین علی مازندرانی ملقب بہاء اللہ کے دعاوی اگرچہ باختلاف زمانہ نئی نئی صورتیں اختیار کرتے رہے ہیں اور ڈارون کے فلسفہ نشوء ارتقا کے مطابق ان میں تدریجی اضافے ہوا کئے ہیں لیکن تمام مدارج ترقی کا لب لباب جو موجودہ بہائی فرقہ کا نقطہ نظر قرار پاتا ہے وہ یہ ہے کہ نقطہ اول یعنی حضرت سید علی محمد باب شیرازی مہدی موعود اور قائم منتظر ہیں اور انہی کے ظہور سے تمام وہ پیشین گوئیاں پوری ہوگئیں جو امام کے ظہور کے متعلق نہیں اور ان کا ظہور پیش خیمہ تھا ایک دوسرے ظہور کا کہ جو ظہور اعظم ہے اور وہ اسی ظہور کی بشارت دینے کے لئے مبعوث ہوئے تھے اور اسی بنا پر ان کو مبشر کہا جاتا ہے اور یہ ظہور اعظم حضرت جمال قدم بہاء اللہ ہیں جن کے اندر مَالِکُ الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ یعنی خدائے تعالیٰ نے دنیا کو اپنے ظہور سے معمور فرمایا ہے، ان کے ظہور سے وہ پیشین

گوئیاں پوری ہوئی ہیں جو رسالتمآبؐ سے مذکور ہیں کہ تم اپنے خدا کو اس طرح دیکھو گے جیسے چودھویں رات کا چاند یا جو کتب سابقہ میں ہے کہ رب الافواج اپنے جلال و جبروت کے ساتھ ظاہر ہوگا یا جو قرآن مجید میں ہے کہ جَآئَ رَبُّکَ یَاْتِیَھِمُ اللّٰہُ وغیرہ وغیرہ اور انہی کا ظہور قیامت ہے کہ جس کا ذکر برابر قرآن و احادیث میں ہوتا رہا ہے اور انہی کے ظہور سے شریعت اسلامیہ منسوخ اور دوسری امت و شریعت کا دور دورہ ہوگیا ہے اور انہی کا ظہور ظہور مسیح ہے۔ لیکن وہ باپ کے جلال میں ہے نہ یہ کہ وہی مسیح جو دنیا سے اٹھ گیا تھا پھر آئے گا کہ جو عقل و نقل کے خلاف ہے۔

مذکورۂ بالا عقائد اگرچہ بہائی جماعت میں مسلم حیثیت رکھتے ہیں لیکن ناواقف اشخاص اطمینان کے لئے سلسلہ وار ذیل کے عبارات ملاحظہ فرمائیں جو نمونہ کے طور پر حضرات اہل بہاء کے کتب سے درج کئے جاتے ہیں:

۱۔ مہدی موعود اور قائم منتظر علی محمد باب ہیں

ملاحظہ ہو اردو ترجمہ لوح ابن ذئب از کتب مقدسہ حضرت بہاء اللہ مطبوعہ جید برقی پریس دہلی منشورۂ ادارۂ کوکب ہند دہلی ص ۸۲

اے شیخ گروہ شیعہ پر غور کر کہ انھوں نے ظنون واوہام کے ہاتھوں کس قدر عمارتیں اور کتنے شہر بنا ڈالے بالآخر وہ اوہام گولی کی شکل میں تبدیل ہوئے اور سید عالم پر جا پڑے اور اس جماعت کے سرداروں میں سے ایک بھی یوم ظہور میں ایمان نہ لایا، اس مبارک کے ذکر پر سب لوگ عجل اللّٰہ فرجہ کہتے ہیں (کہ خدا کرے حضرت امام مہدی کا ظہور جلد ہو) لیکن اس خورشید حقیقت کے ظہور کے وقت دیکھا گیا کہ سب عجل اللّٰہ فی نقمتہ کہنے لگے (کہ خدا اسے جلدی تباہ کرے) ان لوگوں نے ساذج وجود اور مالک غیب و شہود کو سولی پر لٹکایا اور وہ عمل کیا جس سے لوح رو پڑی قلم نوحہ گر ہوا، مخلصوں کی آہیں اُٹھیں اور مقربین کے آنسو بہنے لگے۔''

''فرقہ شیعہ کو دیکھ ایک ہزار دوسو سال تک ''یا قائم'' پکارتے رہے اور آخر کار سب نے اس کی شہادت پر فتویٰ دیا اور اُسے شہید کر دیا حالانکہ حق جل جلالہ اور حضرت خاتم اور اوصیاء کے قائل اور ماننے والے تھے۔'' (ص ۱۱)

رسالۂ دور بہائی منشورۂ ادارۂ کوکب ہند دہلی۔ (ص ۲۰)

''آپ کے ''باب'' ہونے کے دعویٰ نے جس دشمنی کو بھڑکایا تھا اسے آپ کے اس دعوے نے کہ آپ ہی وہ امام مہدیؑ ہیں جس کی حضرت محمد نے پیشین گوئی کی تھی دوگنا کر دیا۔''

۲۔ علی محمد باب صرف ایک مبشر کی حیثیت رکھتے تھے جو اپنے بعد والے ظہور کی پیشین گوئی کریں۔ ملاحظہ ہو رسالۂ دور بہائی۔ (ص ۲۳)

''آپ کی تمام کتابوں کا جوہر اور لب لباب اُس ظہور کی تعریف و تمجید تھی جو بہت جلد ظاہر ہونے والا تھا جو آپ کا واحد مدعا مقصد محبوب اور مطاع تھا کیونکہ آپ اپنے ظہور کو صرف ایک مبشر کا ظہور سمجھتے تھے اور اپنی اصلی فطرت کو آنے والے کے عظیم الشان کمالات کا وسیلہ جانتے تھے۔

''یوحنا بپتسمہ دینے والے کی طرح حضرت باب ہمیشہ اس بات پر زور دیتے رہے کہ وہ ایک ایسی ہستی کے پیشرو یا مبشر ہیں جو ان سے بڑا ہے اور جو بہت جلد اُن کے بعد آئے گا۔ آپ نے آفتاب حقیقت کے ایک عظیم الشان ظہور کی بشارت دی کہ وہ بہت جلد انسانی صورت میں جاہ وجلال کے ساتھ انسانوں میں ظاہر ہوگا۔'' (ص ۲۴)

۳۔ بہاء اللہ کا ظہور ظہور خداوند عالم اور وہی روز قیامت ہے۔

بھائی آرگن ''کوکب ہند'' دہلی ج ۸ نمبر ۲ و ۳ جون وجولائی ۱۹۳۰ء زیر عنوان'' حضرت بہاء اللہ کا دعویٰ۔ (ص ۷)

''قیامت کبریٰ میں ظاہر ہونے والا ظہور بالفاظ اہل کتاب ظہور خداوندی ہے نہ کہ کسی نبی اور رسول کا ظہور اورانہی الفاظ میں حضرت بہاء اللہ کا ادعا موجود ہے، آپ ہی ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں کہ کیا آپ قیامت کے دن کسی نبی یا رسول کے ظہور کے منتظر ہیں؟ اگر نہیں جیسا کہ یقیناً نہیں تو کیوں ایسے ظہور کو جو قیامت کبریٰ میں ٹھیک اپنے وقت پر ظہور فرما ہو نبی و رسول بنانے کی فکر میں ہیں جب کہ نہ اسے نبی یا رسول کے خطاب سے کبھی مخاطب کیا گیا اور نہ اس نے ہی کبھی ادعاء نبوت و رسالت کیا بلکہ اس نے ہمیشہ یہی ندا بلند فرمائی یَامَعْشَرَ الْمُلُوْکِ قَدْ أَتٰی الْمَالِکُ وَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ الْمُھَیْمِنِ الْقَیُّوْمِ اے بادشاہوں کے گروہ مالک آ گیا اور ملک خدائے مہیمن وقیوم ہی کا ہے۔ طُوْفُوْا وَزُوْرُوْا رَبَّ الْأَنَامِ فِیْ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ الَّتِیْ مَا أَدْرَکَتْ مِثْلَھَا الْعُیُوْنُ فِیْ قُرُوْنِ الْأَوَّلِیْنَ ان دنوں میں جن کی مثال پہلے زمانوں کی کسی آنکھ نے نہیں دیکھی تم مخلوقات کے رب کی زیارت کرو اور طواف کرلو۔ قُلْ بِھٰذَا الظُّھُوْرِ رَجَعَ حَدِیْثُ الطُّوْرِ وَنُفِخَ فِیْ الصُّوْرِ وَقَامَ الْعِبَادُ لِلّٰہِ الْعَزِیْزِ الْوَدُوْدِ اُذْکُرْ مَا اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ فِیْ الْفُرْقَانِ یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ کہہ دے اس ظہور سے طور کا واقعہ پھر ظاہر ہو گیا اور صور پھونکا گیا، غالب اور پیار کرنے والے خدا کے لئے بندے اُٹھ کھڑے ہوئے یاد کرو جو رحمن نے قرآن میں نازل فرمایا کہ جس دن لوگ رب العالمین کی حضوری کے لئے اُٹھ کھڑے ہوں گے۔

قَدْ اَتَتِ السَّاعَۃُ الَّتِیْ کَانَتْ مَکْنُوْنَۃً فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ وَنَادَتْ الذَّرَّاتُ قَدْ اَتٰی الْقَدِیْمُ ذُوْالْمَجْدِ الْعَظِیْمِ السَّاعَۃَ یعنی وہ گھڑی آ پہنچی جو خدا کے علم میں پوشیدہ تھی اور تمام ذرات پکار اُٹھے کہ بزرگی اور عظمت والا قدیم آ گیا۔''

کوکب ہند ج ۸ نمبر ۴ ص ۲۱ ''ظہور کے لئے جو مقام مقدر اور جس نام سے وہ موسوم ہے وہ یہ ہے جس کی بابت تمام کتب مقدسہ کا ارشاد و بیان ہے کہ اِنَّہٗ یَنْطِقُ فِیْ کُلِّ شَانٍ اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا أَنَا رَبُّ کُلِّ شَیْءٍ وَ اَنَّ مَا دُوْنَ خَلْقِیْ ان یَا خَلْقِیْ اِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ اس کی شان گفتگو ہر شان میں یہ ہے کہ تحقیق میں خدا ہوں میرے سوا کوئی خدا نہیں میں ہر چیز کا رب ہوں اور جو کچھ میرے سوا ہے وہ میری مخلوق ہے، میں حکم دیتا ہوں کہ اے میرے مخلوق صرف میری ہی عبادت کرو (تجلیات) ہمیشہ سے میں نے جبروت بقاء میں یہی کہا ہے کہ میرے سوا کوئی مہیمن وقیوم خدا

نہیں اور ہمیشہ ملکوت اسماء میں کہتا رہوں گا کہ میں ہی خدا ہوں میرے سوا کوئی عزیز ومحبوب خدا نہیں ہے۔ (لوح الہیکل)۔''

۴۔ بہاء اللہ کا ظہور مسیح موعود کا ظہور ہے۔

کوکب ہند ج۸ نمبر ۴ ص۱۷ بسلسلۂ عنوان (حضرت بہاء اللہ کا دعویٰ) ''چوتھا استدلال چونکہ حضرت بہاء اللہ نے اپنے آپ کو آمد روح اللہ کہا ہے اور احادیث میں حضرت مسیح کے دوبارہ آمد کی خبر ہے جو خدا کے رسول تھے لہٰذا ثابت ہوا کہ حضرت بہاء اللہ بھی رسول تھے (الجواب) دنیا سے اُٹھ جانے والے مسیح کی دوبارہ آمد کا خیال ایک غلط خیال ہے جسے رفتہ رفتہ عقلمند انسان چھوڑتے چلے جارہے ہیں، ہاں البتہ مسیح ضرور آئے گا لیکن باپ کے جلال میں جسے ہم اشعیاء نبی کی پیشین گوئی میں قدیم باپ کے ظہور کے نام سے دکھا چکے ہیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے قَدْ اَتَیٰ الْاَبُ ''باپ آ گیا'' (کتاب مبین ص۶۷) سوا اسے ظہور مسیح کہو یا ظہور روح اللہ کہو یا باپ کا ظہور کہو یا خدائے قادر اور رحمن کے ظہور کے نام سے یاد کرو مطلب ایک ہی ہے۔''

مذکورۂ بالا دعاوی کی تفصیلی ابطال کے لئے تو ایک مستقل تالیف کی ضرورت ہے جس کے لئے کسی آئندہ فرصت کا انتظار ہے لیکن میں تو سردست جب ان دعاوی کو ان پیشین گوئیوں پر منطبق کرنا چاہتا ہوں جو امام مہدیؑ اور عیسیٰؑ مسیح کے ظہور کے متعلق مستند احادیث فریقین میں وارد ہوئی ہیں تو ان دونوں میں کوئی تعلق نظر نہیں آتا۔

ان پیشین گوئیوں سے صاف ظاہر ہے کہ

۱۔ حضرت مہدیؑ ایسے وقت میں کہ جب دنیا ظلم وجور سے مملو ہوگی ظاہر ہوکر دنیا کو عدل وانصاف سے مملو کردیں گے۔

۲۔ وہ خدا کی طرف سے منصور ومویّد اور خاص جاہ وجلال اور عزت واقتدار کے مالک بنا کر ظاہر کئے جائیں گے جن کے ہاتھوں دین حق کا دور دورہ اور باطل طاقتوں کو شکست ہوگی۔

۳۔ وہ خود ایک مخصوص عظمت واہمیت اور امامت وپیشوائی کے درجہ کے مالک ہیں جس کی بنا پر رسولؐ کے احادیث میں کن پر طاقت و پرشکوہ الفاظ سے کتنی زیادہ مرتبہ ان کے آنے کی پیشین گوئی کی گئی، اگر وہ صرف ایک مبشر کی حیثیت رکھتے ہوتے جو اپنے بعد والے ظہور کی پیشین گوئی کرے تو احادیث میں خود ان کے ظہور کے متعلق اتنے اہتمام کی ضرورت نہ تھی بلکہ یہ تمام اہتمام اس ظہور کے متعلق صرف کیا جاتا جو مقصود اصلی تھا۔

۴۔ حضرت مسیح کا ظہور امام مہدیؑ کے ساتھ بحیثیت معاون وشریک کار ہوگا اور وہ امام مہدیؑ کے ساتھ بحیثیت معاون وشریک کار ہوگا اور وہ امام مہدیؑ کی بیعت کریں گے اور ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے جس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کا ظہور ہیکل بشری میں بحیثیت انسان کے ہوگا نہ بحیثیت خالق انسان کے۔ حضرت مسیح کے ظہور کو باپ کے جلال میں بتلانا عقیدۂ تثلیث اور عیسیٰؑ کے ابن اللہ ہونے کے خیال کا مظہر ہے جو عقل ونقل اور اسلامی عقیدہ کے خلاف ہے۔

۵۔ حضرت مہدیؑ کو قوم عرب کی حکومت حاصل ہوگی

لیکن افسوس ہے کہ حضرت علی محمد باب کی تحریک کو آج تک ملک عرب میں کوئی مقبولیت حاصل نہیں ہوئی۔

۶۔ حضرت مہدیؑ رسولؐ کے ہمنام ہوں گے، حضرت نقطۂ اولیٰ کا نام علی محمد تھا جس میں عربی وفارسی کے قاعدے سے رکن اعظم پہلا لفظ ہوتا ہے دوسرا نہیں۔

معلوم ہوا کہ ان احادیث کو جن میں امام مہدیؑ کے ظہور کی پیشین گوئی ہے اسی قسم کے پادر ہوا دعاوی سے جو سوائے ظاہری ملمع کاری کے کسی مضبوط بنیاد پر قائم نہیں ہیں کوئی تعلق نہیں ہے۔

آفتاب امامت کا فروغ اور بے بنیاد خیالات کی شکست

حضرت مہدی آخر الزماں کا وجود اور علمائے اسلام کا اجتماع

طلائے خالق کی نقل بنانے میں کتنی دستکاری صرف کردی جائے لیکن اس کا واقعی امتیاز سلب نہیں ہوسکتا، بے شک لوگوں کی آنکھیں غلط فریبی کے ننگ میں مبتلا ہوں گی، حقیقت گم نہیں ہوسکتی چاہے اس کی صورت کے کتنے ہی راستے بنا کر عقول وافہام کے لئے بھول بھلیاں طیار کردی گئی ہو۔

شیعی فرقہ کہ جس کے مذہبی روایات میں امام مہدیؑ کا وجود کسی کلی عنوان اور مبہم صورت سے ثابت نہیں بلکہ وہ اتنے شخصی تعینات میں گھرا ہے جن کے باوجود کسی دوسرے کی شرکت ناممکن ہوجاتی ہے وہ اس قسم کی آوازوں پر اعتناء کو بھی اپنے کارآمد اوقات کی تضیع کے مرادف خیال کرنے پر مجبور ہے۔ شیعی فرقہ کے اعتقاد میں امام عصر مہدی موعود قائم آل محمد حجت منتظر مُ حَ مَّ د بن الحَسَن العَسکَری عَلَیْهِ وَعَلیٰ آبَائِهِ اَفْضَل الصَّلوٰۃ وَالسَّلَام ہیں جن کی ولادت شب نیمۂ شعبان ۲۵۶ھ کو سامرہ میں ہوئی اور وہ بحکم الٰہی اُن اسرار وحکم کی بنا پر جو علم مکنون باری میں مضمر ہیں اور جن کے متعلق اپنی عاجز وقاصر فکر کی رہنمائی کے مطابق ہم نے بھی روشنی ڈالی ہے لوگوں کی نظروں سے غائب رہ کر اپنے مقصد اصلی اور فریضۂ منصبی کو ادا کررہے ہیں اور اس وقت تک غائب رہیں گے جب تک مشیئت باری اس دنیا کے قریبی زمانہ میں اختتام سے متعلق نہیں ہوئی ہے اور جب کہ ایسا ہو تو خداوند عالم ان کو ظاہر فرمائے گا جس کے ساتھ تمام پیشین گوئیاں پوری اور علامات حقیقی طور پر منطبق ہوں گے جس میں خواہ مخواہ کی ساخت پرداخت کو دخل نہ ہوگا۔

ہمارے مستند تاریخی روایات اور احادیث حضرت کی ولادت وغیبت کے واقعات سے مملو اور تواتر قطعی کی حد سے متجاوز ہیں جو کم سے کم ہمارے لئے تو اس عقیدہ کا صحیح مستند ہوسکتے ہیں لیکن علمائے اہلسنت میں سے بھی کثیر التعداد افراد ان روایات کے نقل میں ہمارے ہم آواز ہیں اور انھوں نے حضرت کی ولادت وغیبت کے واقعات کو جزم ویقین کے ساتھ درج کیا ہے چنانچہ رسالہ کے منظور نظر مقدار سے آگے نہ بڑھنے کی غرض سے اس موقع پر صرف ان حضرات کے اسماء پر اکتفا کی جاتی ہے اور آئندہ موقع پر

انشاء اللہ ان کے عبارات وتصریحات کی تفصیلی صورت پر درج کرنے کا ارادہ ہے۔

(۱) ابوسالم کمال الدین محمد بن طلحہ قرشی مصنف مطالب السئول۔

(۲) حافظ ابوعبداللہ محمد بن یوسف گنجی شافعی مصنف کفایۃ الطالب وکتاب البیان فی اخبار صاحب الزمان۔

(۳) نورالدین علی بن صباغ مالکی مصنف فصول مہمہ۔

(۴) شمس الدین ابوالمظفر یوسف بن قزعلی بن عبداللہ البغدادی الحنفی المعروف بسبط ابن الجوزی مصنف تذکرۂ خواص الامۃ۔

(۵) شیخ اکبر محی الدین بن عربی طائی اندلسی مصنف فتوحات۔

(۶) شیخ عبدالوہاب شعرانی مصنف کتاب ''الیواقیب والجواہر فی عقائد الاکابر''۔

(۷) عارف کامل شیخ حسن عراقی۔

(۸) شیخ علی خواص براسی۔

(۹) نورالدین عبدالرحمن جامی حنفی مصنف شواہد النبوۃ۔

(۱۰) حافظ محمد بن محمد بن محمود المعروف بخواجہ پارسا بخاری مصنف کتاب فصل الخطاب۔

(۱۱) حافظ ابوالفتح محمد بن ابی الفوارس مصنف کتاب اربعین۔

(۱۲) شاہ عبدالحق محدث دہلوی مصنف رسالہ مناقب الائمہ۔

(۱۳) سید جمال الدین عطاء اللہ شیرازی مصنف روضۃ الاحباب۔

(۱۴) حافظ ابومحمد احمد بن ابراہیم بن ہاشم طوسی بلادری صاحب مسلسلات۔

(۱۵) ابومحمد عبداللہ بن احمد بن محمد بن خشاب مصنف کتاب تواریخ موالید الائمہ ووفیاتہم۔

(۱۶) قاضی شہاب الدین ملک العلماء دولت آبادی مصنف ہدایۃ السعداء۔

(۱۷) شیخ علی متقی مصنف کتاب البرہان فی علامات مہدی آخرالزمانؑ۔

(۱۸) فضل بن روز بہان شیرازی مصنف ابطال الباطل۔

(۱۹) شیخ سلیمان قندوزی حنفی بلخی مصنف ینابیع المودۃ۔

(۲۰) شیخ الاسلام شیخ احمد جامی۔

(۲۱) صلاح الدین صفدی۔

(۲۲) شیخ عبدالرحمن بسطامی۔

(۲۳) مولوی علی اکبر بن اسد اللہ مودی مصنف کتاب مکاشکات۔

(۲۴) شیخ عبدالرحمن عارف مصنف مرأۃ الاسرار۔

(۲۵) قاضی جواد ساباطی مصنف کتاب براہین ساباطیہ

(۲۶) شیخ سعدالدین حمودی خلیفہ نجم الدین الکبریٰ۔

(۲۷) شیخ عارف متالہ عامر بن عامر بصری مصنف قصیدہ ذات الانوار۔

(۲۸) شیخ ابوالمعالیٰ صدرالدین قونوی۔

(۲۹) مولانائے روم مصنف مثنوی۔

(۳۰) شیخ محمد عطار مصنف مظہر الصفات۔

(۳۱) سید علی ہمدانی مصنف کتاب المودۃ فی القربیٰ۔

(۳۲) موفق بن احمد خطیب خوارزمی مصنف مناقب۔

(۳۳) عبداللہ بن محمد مطیری مدنی شافعی اشعری نقشبندی مصنف کتاب ریاض زاہرہ۔

(۳۴) ابوالمعانی محمد سراج الدین رفاعی مخزومی مصنف صحاح الاخبار۔

جب اتنے کثیر التعداد علمائے اہلسنت بھی ہمارے ہم آواز ہیں اور مستند احادیث کے مندرجہ خصوصیات (اِسْمُہٗ اِسْمِیْ) (مِنْ عِتْرَتِیْ) (مِنْ وُلْدِ الْحُسَیْنِ) وغیرہ بھی حضرت پر پورے پورے منطبق ہیں اور عقلی و نقلی ادلہ کا اقتضا ہے کہ دنیا کسی وقت امام سے خالی نہیں رہ سکتی اور امام حسن عسکری علیہ السلام کے بعد کسی امام کا پتہ سوائے حضرت کے نہیں چلتا اور غیبت کے وجوہ و اسباب بھی عقلی روشنی میں مکمل طور پر ثابت ہو چکے ہیں کہ وہ بالکل اصول حکمت و صلاح کے مطابق ہے تو یقینا حضرت کے وجود و غیبت و امامت میں کوئی شبہہ باقی نہیں رہتا، خدا عام مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ آنکھ کھول کر اس مسئلہ کے پہلوؤں پر نظر ڈالیں اور اپنے امام زمانہ کی معرفت کو حاصل کر کے متفقہ حدیث مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِہٖ کی زد سے اپنے تئیں علیحدہ کریں۔

والسلام

علی نقی النقوی عفی عنہ

شعبان ۱۳۵۱ھ